بڑوں اور بوڑھوں کی دیکھ بھال اور ان کی خدمت و تعظیم کی فضیلت واہمیت

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَلَالِ، جَعَلَ إِكْرَامَ الْكِبَارِ مِنْ كَرِيمِ الْخِصَالِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْقَائِلِ:﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾(١).

برادرانِ ایمان! میرے عزیز دوستو! نبیِ کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کے عظیم الشان اور ایمان افروز واقعات میں ایک عظیم واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ضعیف العمر اور بزرگ والدِ محترم کو آپ علیہ السلام کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، چنانچہ جیسے ہی آپ علیہ السلام کی نظر ان کے والدِ ماجد پر پڑی تو آپ علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:«هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا آتِيَهُ فِيهِ؟»(٢). آپ نے بزرگ کو گھر میں ہی رہنے دیا ہوتا، تاکہ میں خود ان کے پاس چلا آتا"۔ سبحان اللہ! کیا عظیم نبوی اَخلاق ہیں، جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں بڑوں کے ادب و احترام کا درس دیا، کیونکہ بوڑھوں اور ضعیف العمر لوگوں کا مقام اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: «خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَعْمَالًا»(٣) تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور اعمال اَچھے ہوں، تو ذرا سوچیے کہ جب بوڑھے اور بزرگ حضرات کا یہ مقام و مرتبہ

اللہ کے نزدیک ہے، تو پھر ان کی عزت و توقیر کرنا بھی در حقیقت اللہ رب العزت ہی کی تعظیم کرنا ہے، جیساکہ حدیث پاک میں آتا ہے:«إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ: إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ»(٤)، مُعمَّر اور سِن رسیدہ مسلمان کی عزت و تکریم دراصل اللہ ہی کی تعظیم و کبریائی کا ایک حصہ ہے"، لہٰذا کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بڑوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرے، یا ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو ان کی قدر و منزلت گھٹانے کے مترادف ہو، نبیِ مکرم، رسولِ معظم ﷺ کا فرمان ہے:«مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا: فَلَيْسَ مِنَّا»(٥). جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے (یعنی ان کا ادب و احترام نہ کرے) تو وہ ہم میں سے نہیں".

میرے بھائیو! ہم کیونکر اپنے بڑوں کا احترام نہ کریں؟ جبکہ اللہ رب العزت نے خیر و برکت کو ان کے وجود سے وابستہ فرمایا ہے، محمدِ مصطفیٰ اَحمدِ مجتبیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:«الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ»(٦)، برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ جڑے رہنے میں ہے"، تو میرے بھائیو! اپنے بڑوں کے معاملے میں اللہ سے ڈریے! انکی خیر خیریت دریافت کرتے رہیے اس سے پہلے کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں، ان کے پاس جاکر بیٹھا کریں قبل اس سے کہ آپ کو ان کی قبروں کے سرہانے اَفسردہ بیٹھنا پڑے، انہیں اپنے اہل خانہ کے درمیان میں بٹھائیں، ان کے پوتے پوتیوں کے جُھرمٹ میں ان کے بیٹھنے کی جگہ بنائیں، تاکہ ان کی زندگیوں میں فرحت اور اُنسیَّت پیدا ہو، گھر کے افراد ان کی قیمتی نصائح کو توجہ سے سنیں، جب وہ بات کر رہے ہوں تو لوگ موبائل وغیرہ میں مشغول نہ ہوں، ان

کے سامنے بے توجہی اور بے دھیانی کا مظاہرہ نہ کریں، دورانِ گفتگو ان کی بات نہ کاٹیں، نہ ان سے پہلے کسی بات میں لب کُشائی کریں، اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بڑوں کو پہلے بات کرنے کا موقع دیں، جیسا کہ ایک موقع پر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بات کرنا چاہی جبکہ وہ اس وقت حاضرین میں سب سے کم عمر تھے تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: «كَبِّرْ كَبِّرْ»(٧). بڑوں کو موقع دو، بڑوں کو پہلے بات کرنے دو". لہٰذا بڑوں کے ادب و احترام کا یہی وہ طریقہ تھا جس پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کاربند تھے، چنانچہ حضرت سَمُرَہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک نو عمر لڑکا تھا، اور آپ ﷺ کی احادیث یاد کیا کرتا تھا، مجھے مجلس میں بولنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی تھی سوائے اس کے کہ وہاں ایسے حضرات موجود ہوتے تھے جو مجھ سے عمر میں بڑے تھے(٨).

میرے بھائیو! اسی طرح اپنے بڑوں بوڑھوں کی تعظیم و تکریم کریں خصوصًا اپنے والدین کی تعظیم وخدمت کا بھرپور اہتمام کریں ان کی دوا اور علاج کا بروقت بندوبست کریں، زندگی کے تمام امور میں ان کی راحت کا خیال کیجئے ان کی ہمت و طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بوجھ مت ڈالیے اور عبادات کی ادائیگی میں ان کی سہولت کا لحاظ کیجئے، کیونکہ اللہ رب العزت نے ان کے لیے آسانی پیدا فرمائی ہے، اور ان کی طبیعت و احوال کے مناسب ان کے لیے اَحکام جاری فرمائے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾(٩). اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا کر (روزے کا) فدیہ ادا کر دیں"، علاوہ اَزیں بڑوں کے ساتھ خوش کلامی سے پیش

آئیں، کیونکہ جیسے جیسے ان کی عمریں بڑھتی ہیں، ویسے ویسے ان کے دل نازک اور کمزور پڑ جاتے ہیں، لہذا خبر دار! غصے بھری نگاہوں سے دیکھ کر ان کا دل نہ توڑیں، گستاخانہ یا تلخ لہجے میں بات کر کے ان کی دل آزاری نہ کریں، اور رب تعالی کے اس فرمان میں غور و فکر فرمائیں: ﴿إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾[١٠]. اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، اور نہ انہیں جھڑکو، بلکہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو".

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[١١].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے مؤمن بھائیو! بڑوں کی تعظیم در حقیقت ان کی حکمت و بصیرت کی تعظیم ہے، ان کا ادب و احترام دراصل ان کی زندگی بھر کے تجربات و مشاہدات کا ادب و احترام ہے، جن سے آنے والی نسلیں فائدہ اٹھاتی ہیں، وہی ہمارے مشوروں کا اصل مرکز ہیں، ہمارے معاشرے کی حَسین یادداشت ہیں، ہمارے بڑے وہ بازو ہیں جنہوں نے ملک و ملت کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا، وہ پاکیزہ نفوس ہیں جنہوں نے بغیر کسی بدلے کے اپنا سب کچھ نچھاور کیا، بغیر شُکریہ چاہے اپنا سب کچھ قربان کیا، لہذا ہم پر ان کا یہ حق بنتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ وفا نبھائیں، انہیں بھرپور توجہ دیں، ان کی دیکھ بھال اور بہترین نگہداشت کریں، ان کی کماحقہ خدمت کریں اور اپنے بچوں کے دلوں میں بھی یہ بات راسخ کریں کہ بڑوں کا احترام ایک دینی تقاضا بھی ہے اور اَخلاقی ذمہ داری بھی، جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے: «مَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ»(١٢) جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اسے اس کی بھلائی کا پورا پورا بدلہ دو"، تو میرے بھائیو! جو بھلائیاں ہمارے بڑوں نے ہمارے ساتھ کی ہیں ان سے بڑھ کر اور کیا بھلائیاں ہو سکتی ہیں؟ کیا یہ کم ہے کہ انہوں نے ہماری تعلیم و تربیت میں اپنی جانیں کھپا دِیں، اور تعمیرِ وطن میں اپنی زندگیاں لگا دِیں؟ چنانچہ بزرگوں کا اکرام و احترام ہماری اماراتی شناخت کا بنیادی حصہ ہے، اسی لیے ہماری دانشمند قیادت نے بزرگوں کے حقوق پر خصوصی توجہ دی کی ہے، تاکہ ان کے ساتھ وفاداری کا حق ادا ہو، اور ان کی بھرپور خدمت و رعایت کی جائے.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بَارِّينَ بِكِبَارِنَا، مُوَفِّينَ بِحُقُوقِهِمْ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخَ زَايِد، وَالشَّيخَ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) النحل: ١٢٨.
(٢) أحمد: ٢٧٧١٥.
(٣) أحمد: ٩٤٧٣، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد ٢٠٣/١٠ رجاله رجال الصحيح.
(٤) أبو داود: ٤٨٤٣.
(٥) أبو داود: ٤٩٤٣.
(٦) ابن حبان: ٣١٩/٢.
(٧) متفق عليه. وهو عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
(٨) مسلم: ٩٦٤.
(٩) البقرة: ١٨٤. و"قال ابن عباس: هو الشيخ الكبير والمرأة الكبيرة لا يستطيعان أن يصوما فيطعمان مكان كل يوم مسكينًا". تفسير ابن كثير: (٢/ ٥٦).
(١٠) الإسراء: ٢٣.
(١١) النساء: ٥٩.
(١٢) أبو داود: ١٦٧٢.